ماہنامہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر
(انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 22 شمارہ نمبر 05۔ ماہ ہجرت 1396 ہجری شمسی بمطابق مئی 2017ء

قرآن کریم

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (النور:56)

ترجمہ: تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حدیثِ مبارکہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا۔ اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دور ختم ہوگا۔ تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اسکے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اور یہ فرما کر آپ خاموش ہوگئے۔'' (مشکوۃ المصابیح، باب الانذار و التحذیر)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''پس یہ حقیر خیال خدا تعالیٰ کی نسبت تجویز کرنا کہ اس کو صرف اس امت کے تیس برس کا ہی فکر تھا اور پھر ان کو ہمیشہ کے لئے ضلالت میں چھوڑ دیا اور وہ نور جو قدیم سے انبیاء سابقین کی امت میں خلافت کے آئینہ میں وہ دکھلاتا رہا اس امت کے لئے دکھلانا اس کو منظور نہ ہوا۔ کیا عقل سلیم خدائے رحیم وکریم کی نسبت ان باتوں کو تجویز کرے گی ہرگز نہیں۔ اور پھر یہ آیت خلافت ائمہ پر گواہ ناطق ہے۔ وَلَقَدۡ کَتَبۡنَا فِی الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ (الانبیاء:۱۰۶) کیونکہ یہ آیت صاف صاف پکار رہی ہے کہ اسلامی خلافت دائمی ہے اس لئے کہ یرثھا کا لفظ دوام کو چاہتا ہے۔ وجہ یہ کہ اگر آخری نوبت فاسقوں کی ہو تو زمین کے وارث وہی قرار پائیں گے نہ کہ صالح اور سب کا وارث وہی ہوتا ہے جو سب کے بعد ہو۔

پھر اس پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک مثال کے طور پر سمجھا دیا تھا کہ میں اسی طور پر اس امت میں خلیفے پیدا کرتا رہوں گا جیسے موسیٰ کے بعد خلیفے پیدا کئے تو دیکھنا چاہیئے تھا کہ موسیٰ کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔ کیا اس نے صرف تیس برس تک خلیفے بھیجے یا چودہ سو برس تک اس سلسلہ کو لمبا کیا۔ پھر جس حالت میں خدا تعالیٰ کا فضل ہمارے نبی ﷺ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہیں زیادہ تھا چنانچہ اس نے خود فرمایا وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا (النساء:۱۱۴) اور ایسا ہی اس امت کی نسبت فرمایا کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ (آل عمران:۱۱۱) تو پھر کیونکر ہوسکتا تھا کہ حضرت موسیٰ کے خلیفوں کا چودہ سو برس تک سلسلہ ممتد ہو اور اس جگہ صرف تیس برس تک خلافت کا خاتمہ ہو جاوے اور نیز جب کہ یہ امت خلافت کے انوار روحانی سے ہمیشہ کے لئے خالی ہے تو پھر آیت اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ کے کیا معنی ہیں کوئی بیان تو کرے۔ مثل مشہور ہے کہ اوخویشتن گم است کرا رہبری کند۔ جب کہ اس امت کو ہمیشہ کے لئے اندھا رکھنا ہی منظور ہے اور اس مذہب کو مردہ رکھنا ہی مدنظر ہے تو پھر یہ کہنا کہ تم سب سے بہتر ہو اور لوگوں کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو کیا معنی رکھتا ہے۔ کیا اندھا اندھے کو راہ دکھا سکتا ہے سو اے لوگو جو مسلمان کہلاتے ہو برائے خدا سوچو کہ اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ ہمیشہ قیامت تک تم میں روحانی زندگی اور باطنی بینائی رہے گی۔ اور غیر مذہب والے تم سے روشنی حاصل کریں گے اور یہ روحانی زندگی اور باطنی بینائی جو غیر مذہب والوں کو حق کی دعوت کرنے کے لئے اپنے اندر لیاقت رکھتی ہے یہی وہ چیز ہے جس کو دوسرے لفظوں میں خلافت کہتے ہیں پھر کیونکر کہتے ہو کہ خلافت صرف تیس برس تک ہو کر پھر زاویہ عدم میں مخفی ہوگئی۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔''

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ:355,354۔ ایڈیشن 2008)

مشعل راہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت سے خدا تعالیٰ نے ہم پر جو احسان فرمایا ہے کہ آپ کے اور ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء کی اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو خاتم الخلفاء، خاتم الاولیاء اور مجدد الف آخر بنا کر بھیجا ہے۔ جس طرح آنحضرت ﷺ تمام دنیا کیلئے ہر زمانے کے لئے اور ہر مکان کے لئے اور ہر برائی کو دور کرنے کے لئے، دنیا کے فساد کو دور کرنے کے لئے آئے تھے اسی طرح اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی اتباع میں ان تمام برائیوں کو دور کرنے کے لئے اور آئندہ قیامت تک کے تمام زمانوں کیلئے اور پوری دنیا کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو کسی طرح بھی عام مجددین کے زمرے میں شامل کرنا جائز نہیں کیونکہ آپ کا زمانہ اور آپ کا مکان اور آپ کی تجدید دین کی حالت ہر زمانے اور ہر مکان اور تمام قسم کی برائیوں اور بدعات کو ختم کرنے پر پھیلی ہوئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے اپنے بعد تا قیامت خلافت کے سلسلہ کے قائم ہونے کی ہمیں بشارت عطا فرمائی ہے جو تمام دنیا میں آپ کے کام کو جاری رکھے گا۔ اور یہ خوشخبری اصل میں آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث کے حوالے سے ہی ہے جس میں آپ نے نبوت کے بعد خلافت راشدہ کے جاری ہونے اور پھر ملوکیت اور بادشاہت کے جاری ہونے اور پھر اندھیرا زمانہ آنے کا نقشہ بیان فرما کر پھر خلافت علی منہاج النبوۃ کی پیشگوئی فرمائی تھی جس نے تا قیامت قائم رہنا تھا۔''

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 20 تا 26 جون 2014۔ صفحہ 2)

خلیفۃ الرسول کا انتخاب بھی خدا ہی کرتا ہے

(مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب ۔مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی)

اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور رحمتوں کو اپنے پیارے وجودوں ،انبیاء و رسل کے ذریعہ نازل فرماتا ہے۔ چونکہ کسی نبی اور رسول کے لئے ظاہری و جسمانی طور پر دائمی زندگی نہیں ہے۔جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُون(الأنبياء 35) اور ہم نے کسی بشر کو تجھ سے پہلے ہمیشگی عطا نہیں کی پس اگر تُو مر جائے تو کیا وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔اسی طرح خدا تعالیٰ نے انسانیت کے متعلق اپنا دائمی قانون بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ(الأنبياء 9) اور ہم نے انہیں ایسا جسم نہیں بنایا تھا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور وہ ہمیشہ رہنے والے نہیں تھے۔غرض جبکہ انبیاء کا وجود بھی اللہ تعالیٰ نے فانی ہی بنایا تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسانیت ان پاکیزہ وجودوں کے ساتھ وابستہ برکات،ان کے ذریعہ ملنے والے افضال الٰہیہ،بھی کیا انکی دنیا سے جدائی کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے،جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الأعراف 157) یعنی میری رحمت وہ ہے کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔پس اسی رحیم و کریم مولا نے ان برکات کو جاری و ساری رکھنے کے لئے انبیاء و رسل کے بعد نظام خلافت کو قائم کرنے کا طریق جاری فرمایا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ سب سے اعلیٰ و افضل وجود ہیں کی بعثت چونکہ قیامت تک کے لئے ہیں،اسی وجہ سے آنحضرتؐ کی برکات کو دنیا میں جاری و ساری رکھنے کے لئے دائمی طور پر خلفاء کے قیام کا اعلان فرمایا گیا۔چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ نے دائمی خلیفوں کا وعدہ دیا تا وہ ظلی طور پر انوارِ نبوت پا کر دنیا کو ملزم کریں اور قرآن کریم کی خوبیاں اور اس کی برکات لوگوں کو دکھلاویں‘‘

(شہادت القرآن صفحہ ۴۶ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۲)

اب کس قسم کے خلفاء کی ضرورت ہے اس بات کا حقیقی علم خدائے علیم کو ہے۔حضرت آدم کو خلیفۃ اللہ بنایا تو اس خدا نے۔اب رسالت کی جانشین خلافت کا وعدہ کیا تو اس خدائے علیم نے۔

قرآن کریم سے یہ بات ثابت ہے کہ بعض اوقات جب اللہ تعالیٰ کسی واسطہ سے کام کرواتا ہے اور پھر اسے اپنی طرف منسوب کرتا ہے تو اس میں خدائی حکمت یہ ہوتی ہے کہ دنیا کو یہ بات سمجھ آجائے کہ اگرچہ ظاہر میں تمہیں کچھ نظر آرہا ہے لیکن بباطن اس میں خدائی تصرف اور خدائی قوتیں کام کر رہی ہیں۔چنانچہ اس حکمت الٰہی کو سمجھانے کے لیے خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کے غزوہ بدر کے موقع پر ظہور کو بطور مثال تا قیامت ہمارے لیے محفوظ کیا ہے۔حضرت رسول کریم ﷺ نے جب جنگ بدر کے موقعہ پر اپنی مٹھی میں کنکر لئے اور ان کنکروں کو دشمن کی طرف آپؐ نے پھینکا تو اگرچہ بظاہر وہ ایک انسان کے ہاتھ کی مٹھی تھی اور کنکر بھی ایک مٹھی میں جتنے آسکتے تھے اتنے ہی تھے۔مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مٹھی سے کنکر پھینکے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

مَارَمَيْتَ اِذْرَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔(سورة الانفال : 18) کہ اے نبی ﷺ کنکروں کی یہ مٹھی تو نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی ہے۔نتیجہ بتاتا ہے کہ وہ انسان کی مٹھی کے پھینکے ہوئے کنکر نہ تھے

بالکل اس طرح خلیفہ کا انتخاب گو بظاہر مومنوں کی جماعت کرتی ہے۔لیکن درپردہ اس انتخاب میں خدا تعالیٰ کی قدرت کام کر رہی ہوتی ہے اور ان سے انتخاب کروا کر اپنی تقدیر پوری کرواتا ہے اور اس کے متعلق یہ قرار دیتا ہے کہ اس شخص کو مقام خلافت پر میں نے فائز کیا ہے اور خلافت کا جامہ اسے میں نے پہنایا ہے اس کے ساتھ نصرت خداوندی اور تاثیرات الٰہیہ سے ظاہر ہونے والے نتائج یہ ثابت کر رہے ہوتے ہیں کہ یہ انسان کا کام نہیں انسان کی مجال نہیں کہ وہ اتنے بڑے بوجھ کو اٹھا سکے اور اتنے بڑے کام کو انجام دے سکے۔جب تک خدائی قوتیں اور اعلیٰ طاقتیں اس کے ساتھ نہ ہوں۔یہی وجہ ہے کہ ہر خلیفہ راشد غیر معمولی حالات و مشکلات کے باوجود کامیاب و کامران ہوتا ہے کیونکہ وہ انسانوں کا بنایا ہوا خلیفہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ ہے۔

لیکن جو صرف ظاہر پر تکیہ کرتے ہیں اور وسوسہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور حقیقت پر نگاہ نہیں ہوتی ایسے لوگوں کے لئے اور ان کے لئے جنہیں پوری معرفت نہیں۔ایسے احباب کی تسکین قلب کے لیے ہمیں اپنے مسلمات پر نظر دوڑانی چاہیے کہ،قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کیا فرماتا ہے،خدا کے رسولؐ کا اس بارہ میں کیا فیصلہ ہے،حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کا اس بارہ میں کیا نظریہ ہے،آپ کے صحابہؓ نے اس بارہ میں کیا رویہ اختیار کیا، نیز اس بابت اس زمانہ کے مامور من اللہ و حکم و عدل اور آپ کے خلفاء کے کیا کیا ارشادات ہیں ،ان تمام برگزیدہ ہستیوں اور مستند ترین ذرائع کا فیصلہ یہ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو پھر کسی بھی قسم کے تردد کی ہرگز گنجائش باقی نہیں رہتی اور ہم حق الیقین سے کہہ سکتے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اسکے ساتھ ہونے میں ہی اب دنیا کی سلامتی ہے۔

خلافت کے متعلق قرآنی فیصلہ

ابتدائے آفرینش کے وقت خدا تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ خلیفہ بنانا میرا کام ہے چنانچہ خدا تعالیٰ سورة البقرة میں فرماتا ہے۔اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ۔اور ساتھ ہی فرمایا کہ جب میں کسی کو خلیفہ بناتا ہوں انسان تو ایک طرف رہے فرشتوں کو بھی حکم ہوتا ہے کہ وہ اس کے لئے سجدہ کریں۔

تاریخ عالم اس بات پر گواہ ہے کہ جن کو خدا نے خلیفہ بنایا۔صرف ان ہی کی خلافت کو استحکام حاصل ہوا۔حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا:۔وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْناً۔يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا۔وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔(سورة النور:آیت 56) ترجمہ:تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہایت وضاحت سے اس بات کی صراحت کر رہا ہے کہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے اور امت مسلمہ میں بھی خلافت کے منصب کو وہ خود ہی قائم فرمائے گا اور اس منصب کا جس کو وہ اہل سمجھے گا اسے خود ہی اس منصب پر فائز فرمائے گا۔اگرچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر صحابہؓ کا اجتماع ہوا،مشورہ ہوا،اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتخاب خلافت کے منصب کے لئے ہوا۔اس کے باوجود یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ آیت لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کے اس امت میں سے اوّل مصداق حضرت ابو بکر صدیقؓ ہوئے اور خدا تعالیٰ نے ان کی خلافت کے قیام کو اپنی طرف نسبت دی۔پس خلیفہ بنانے کی نسبت خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر جگہ اپنی طرف ہی کی ہے اور فرمایا کہ ہم خلیفہ بناتے ہیں،خلیفہ بنانا انسانوں کا کام نہیں۔

انتخابِ خلافت کے متعلق حضرت رسول اللہ ﷺ کا قطعی فیصلہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور علم دین کی نابغہ تھیں،ان سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک دفعہ ذکر فرمایا کہ:۔ لَقَدْ هَمَمْتُ،أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ، أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ :يَأْبَى اللَّهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ (بخاری كِتَابُ الْمَرْضَى۔بَابُ قَوْلِ الْمَرِيضِ إِنِّي وَجِعٌ، أَوْ وَا رَأْسَاهُ، أَوِ اشْتَدَّ بِي الْوَجَعُ)

میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکر کو بلا کر ان کے حق میں خلافت کی تحریر لکھ دوں تا کہ میری وفات کے بعد دوسرے لوگ خلافت کی خواہش لے کر کھڑے نہ ہو جائیں اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں ابوبکر کی نسبت خلافت کا زیادہ حقدار ہوں مگر پھر میں نے اس خیال سے اپنا ارادہ ترک کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکر کے سوا کسی اور کی خلافت پر راضی نہ ہوگا اور نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور شخص کی خلافت کو قبول کرے گی۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں اس لئے وصیت نہیں لکھوائی کہ آپ جانتے تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اگر کوئی خدا کی مرضی کے خلاف کوئی قدم اٹھائے گا تو اسے کامیابی نہ ہوگی۔ اور اس حقیقت کا عملی اظہار ثقیفہ بنی ساعدہ میں ہوا اور آخر وہی ہوا جو خدا تعالیٰ کی منشاء تھی۔

اسی طرح حضرت حفصہؓ جو حضرت عمرؓ کی صاجزادی تھیں اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور نہایت زیرک خاتون تھیں وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:۔اِنَّ اَبَابَکرٍیلی الخَلَافَةَ بَعْدِی ثُمَّ مِنْ بَعْدَہٗ أَبُوكِ فَقَالَتْ مَن أخبَرَك بِهذَا؟قالَ ﷺ اَللّٰهُ أَخْبَرَنِیُ(تفسیر قمی ۔سورة التحریم زیر آیت نمبر 4۔الطبعة الأولیٰ 2007ء مؤسة الأعلمی لمطبوعات بیروت۔صفحہ 819) کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے اور ان کے بعد تمہارے باپ (یعنی حضرت عمرؓ) خلیفہ ہوں گے حضرت حفصہؓ نے حضور کی خدمت میں عرض کی حضور آپ کو کیسے علم ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ علیم وخبیر خدا نے مجھے بتایا ہے۔

حضور ﷺ کے اس ارشاد سے بھی واضح ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اس قادر و توانا ہستی نے حضور کو قبل از وقت اس بات سے آگاہ فرمایا اور بتایا کہ آپ کی وفات کے بعد پہلا خلیفہ ابوبکرؓ کو بناؤں گا۔ اور پھر عمرؓ کو۔

حضرت عثمانؓ جو ذوالنورین تھے یعنی حضور ﷺ کی دو صاجزادیاں ان کے عقد میں آئیں۔ ان سے حضور ﷺ نے فرمایا:۔

یَا عُثْمَانُ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَلَّهُ أَنْ يُقَمِّصَكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخلَعْهُ ، ثَلَاثَ مِرَارٍ(مسند الإمام أحمد بن حنبل۔ مسند النساء۔ مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا۔حدیث نمبر25162)

اے عثمان یقیناً تجھے اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے گا اگر مخالفین اس قمیص کو اتارنے کی کوشش کریں تو ہرگز ہرگز نہ اتارنا، اور یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی۔

حضور ﷺ نے اس حدیث میں حضرت عثمانؓ کو یہ بشارت دی تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خلافت کا جامہ پہنائے گا۔ اور منافقین کا طبقہ اس جامہ کو چاک کرنے کی کوشش اور تم سے اتارنے کا مطالبہ کرے گا۔ لیکن تم نے ہرگز ہرگز اس جامہ کو نہیں اتارنا۔ یہ بات بعد کے واقعات سے لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ منافقوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ خلافت کی قمیص اور اس معزز جامہ کو آپ سے اتر والیں۔ لیکن خدا کے اس برگزیدہ بندہ نے جان دینی قبول کی لیکن قمیصِ خلافت کی جو خدا نے پہنائی تھی اسے اتارنا گوارا نہ کیا۔

ان احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلافت کے منصب کے متعلق یہی سمجھتے تھے کہ یہ منصب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور جسے وہ اس مقام کا اہل سمجھتا ہے اسے ہی اس مقام پر فائز فرماتا ہے۔

خلافت کے متعلق خلفائے راشدین کا نظریہ

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر خلفاءؓ پر نگاہ ڈالتے ہیں کہ ان کا اس بارہ میں کیا خیال تھا، یہ حقیقت ہے اور تاریخ نے اسے محفوظ کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خلفاء اس ایمان پر قائم تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اس عالی منصب پر تقرری خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے خلیفہ بننے کے بعد صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ تمہیں ضلالت اور تفرقہ سے نکالا اور تمہارے دلوں میں الفت قائم کی وَقَدِاسْتَخْلَفَ اللّٰه عَلَيْكُمْ خَلِيْفَةَ لِيَجْمَعَ بِهِ اُلفتكم وَيُقِيْم بِهٖ كَلِمَتكم ۔اور اب خدا تعالیٰ نے تم پر مجھے خلیفہ مقرر کر دیا ہے تا کہ تمہاری باہمی الفت و اخوت اور شیرازہ بندی قائم رہے اور اس کے ذریعہ سے تمہارا کلمہ قائم رہے۔ (دائرة المعارف القرن الرابع عشر محمد فرید وجدی مطبوعہ مصر جلد 3، صفحہ 758)

جبکہ ظاہراً سب صحابہؓ کو علم تھا کہ حضورؐ کی وفات کے بعد لوگوں کا اجتماع ہوا، مشورہ ہوا، بلکہ اختلاف ہوا اور پھر صحابہ نے آپ کی بیعت خلافت کی۔ پھر بھی حضرت ابوبکرؓ خدا کے رسول کا پیارا ساتھی، دکھ سکھ میں ساتھ رہنے والا، سب سے اوّل ایمان لانے والا خدائی حکمتوں اور خدائی باتوں کو خدا کے رسول کے بعد سب سے زیادہ سمجھنے اور جاننے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ:۔قَدِاسْتَخْلَفَ اللّٰـه عَلَيْكُمْ کہ خدا تعالیٰ نے تم پر مجھ کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے یہ نہیں فرماتے کہ تم نے مجھ پر احسان کیا اور خلیفہ بنایا بلکہ یہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے تمہارا خلیفہ مقرر کر دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:۔مَنْ اَرَادَأَنْ يَسْأَلَ عَنِّی الْمَالَ فَلْيَأْتِنِیْ فَاِنّ اللّٰه جَعَلَنِیْ خَازِنًاوَقَاسِمًا۔(تاریخ عمر بن الخطاب، صفحه 87) جس شخص نے بیت المال کے اُموال کے متعلق کچھ پوچھنا ہے تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنا کر قوم کے مال کا خازن مقرر فرمایا ہے اور اس کو تقسیم کرنے کا حق بخشا ہے۔

حضرت عمرؓ کے اس قول سے ظاہر ہے کہ وہ اس یقین پر قائم تھے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں خلیفہ مقرر فرمایا ہے اور کسی انسان نے انہیں خلیفہ نہیں بنایا بلکہ یہ تقرری خدا کی طرف سے تھی، یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ تقرری حکمت الٰہیہ کے ماتحت بالواسطہ ہوتی ہے تا مؤمنوں پر دوہری اتمام حجت ہو۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مذہب تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ، فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ(بخاری کتاب مناقب الأنصار، باب هجرة الحبشه) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر فرمایا اور خدا تعالیٰ کی قسم میں نے ان کی پوری پوری اطاعت کی میں نے نہ تو کبھی آپ کی نافرمانی کی اور نہ ہی کبھی آپ کو دھوکا دیا۔

باغیان خلافت نے جب فتنہ پیدا کیا اور خلافت کے منصب کی توہین کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ اور حضرت عثمانؓ سے مطالبہ کیا کہ وہ خلافت سے الگ ہو جائیں تو خدا کے اس محبوب بندے نے بڑے زور اور پوری قوت سے ان کے مطالبہ کو ردّ کرتے ہوئے فرمایا:۔ مَاكُنْتُ لَا خْلَعَ سِرْبَالاً سَرْبَلَنِيْه اللّٰه تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ۔(طبری، سنة خمس وثلاثین. ذکر الخبر عن قتل عثمان رضی الله عنه) یعنی میں کبھی بھی اس ردائے خلافت کو جو عزت وجلال والے خدا نے مجھے پہنائی ہے، نہیں اتاروں گا۔ اگر حضرت عثمانؓ کا یہ مذہب اور ایمان نہ ہوتا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو کس طرح ممکن تھا کہ ایسے خطرناک حالات میں باوجودیکہ آپؓ کو اس وقت اپنی جان کا خطرہ تھا اس جرأت سے یہ اظہار کرتے ہیں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اور میں اس کی قدر کرتا ہوں میں اس کی بے حرمتی کا مرتکب نہیں ہو سکتا اور اس منصب سے ہرگز ہرگز الگ نہیں ہو سکتا۔

حضرت رسول پاک ﷺ نے نہ صرف اپنے معاً بعد جاری ہونے والی خلافت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ نعمت عظمیٰ قرار دیا ہے بلکہ دور آخرین میں نازل ہونے والی قدرت ثانیہ کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری ہونے والی خلافت قرار دیا ہے، چنانچہ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوة قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوة قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ (مسند احمد بن حنبلؒ جلد۴ صفحہ ۲۷۳ بروایت حذیفہ بن یمان)

خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے

Vol. 22 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 05
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

توسب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ بہت خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا ازسرِنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح واستحکام ہوتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ **خدا تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا تعالیٰ کے انتخاب میں نقص نہیں۔**" (ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 524-525)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصوۃ والسلام رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ﴾ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں **اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔** بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں **تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے** اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 304، رسالہ الوصیت صفحہ 4)

خلافت کے منجانب اللہ ہونے کے متعلق خلفائے احمدیت کا نظریہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ معترضین خلافت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی بن سکتا ہے۔**جب میں مرجاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا۔خدا آپ اس کو کھڑا کر دے گا۔**"

(بدر، 6 جولائی 1912ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:۔

"**مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے** اور اپنے مصالح سے بنایا ہے خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔۔۔خدا تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے گا تم اس معاملہ کو خدا کے حوالے کرو تم معزول کی طاقت نہیں رکھتے۔۔۔**جھوٹا ہے وہ شخص** جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔"

(الحکم، 21 جنوری 1916ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

"**کسی قسم کا خلیفہ ہو اس کا بنانا جنابِ الٰہی کا کام ہے۔**آدم کو بنایا تو اس نے، داؤد کو بنایا تو اس نے۔ہم سب کو بنایا تو اس نے ۔۔۔۔**جو مومنوں میں سے خلیفہ ہوتے ہیں ان کو بھی اللہ ہی بناتا ہے۔**"

(الفضل 17 ستمبر 1913ء، صفحہ:15)

حضرت مصلح موعودؓ خلیفہ خدا بناتا ہے کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"**خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقررہ کردہ ہوتا ہے** حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان۔اور درحقیقت قرآن شریف **کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔**"

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 12-11، 1 2 مارچ 1914ء کی تقریر، کون ہے جو خدا کے کام روک سکے)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:۔

"**ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے۔**لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں وہ اپنے ایک کمزور بندا کو چنتا ہے وہ جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا۔اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور بے نفسی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے۔"

(الفضل 17 مارچ 1967ء)

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے خلافت کے قیام کا مدعا ان الفاظ میں بیان فرمایا:۔

"خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اٹل۔ایسا کہ جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔زائل نہیں ہو سکتا۔اس میں کوئی تبدیلی کبھی نہیں آئے گی . . . . خلافت کا انعام یعنی آخری پھل تمہیں یہ عطا کیا گیا ہے کہ میری عبادت کرو گے میرا کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔کامل توحید کے ساتھ میری عبادت کرتے چلے جاؤ گے اور میری حمد وثناء کے گیت گایا کرو گے۔یہ وہ آخری جنت کا وعدہ ہے جو جماعت احمدیہ سے کیا گیا ہے۔"

(الفضل 22 جون 1982ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 مئی 2003ء کو احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام میں فرمایا:۔

"**قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔**یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ایک لڑی میں پروئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔پس **اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں۔اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں۔**اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:"**جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔**اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکتا جتنا بکری کا بکروٹا"۔**پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔**اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل، 23 تا 30 مئی 2003ء)